

سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی شکل کیا تھی، اور حرام اشکال کون سی ہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے وصف کے متعلق کئی ایک احادیث وارد ہیں اور ان میں کئی اوصاف بیان ہوئے ہیں:

1 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے.

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قوم میں درمیانہ قد تھے، نہ تو طویل اور نہ ہی چھوٹے قد کے مالک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غلابی تھا، نہ تو بالکل چمکتا ہوا سفید تھا، اور نہ ہی شدید گندمی تھا، نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بالکل گھنگریالے تھے، اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کا نزول ہوا تھا آپ کی عمر چالیس برس تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3354) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

امہق: شدید سفیدی کو کہتے ہیں.

آدم: شدید گندمی رنگ کو کہتے ہیں.

2 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کانوں کی لو تک پہنچ رہے ہوتے تھے.

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے مالک تھے، اور آپ کی کمر مبارک سے اوپر کندھوں کا درمیانی حصہ چوڑا تھا،

آپ کے بال کانوں کی لو تک پہنچ رہے ہوتے، میں نے انہیں سرخ جوڑے میں دیکھا تو ان سے کوئی اور زیادہ چیز خوبصورت نہ دیکھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3358) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

3 - اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں تک پہنچ جاتے تھے.

ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی تھے جن کے بال نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، اور بال آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5565) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے ہوتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5563) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اس سے چھوٹے ہوتے، یہ سب حالات پر محمول ہے، اور ہر صحابی نے جو دیکھا وہی بیان کر دیا.

4 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے بالوں کو خضاب لگایا کرتے تھے.

عثمان بن عبد اللہ مویب بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایک بال نکالا جو کہ خضاب شدہ تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5558).

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

" مہندی اور کتم کے ساتھ رنگے ہوئے تھے "

مسند احمد حدیث نمبر (25328).

الکتم: ایک بوٹی ہے جس کو مہندی میں ملا کر بال رنگے جاتے ہیں، اور اس سے سیاہی اور سرخی کا درمیانہ رنگ بن جاتا ہے۔

دیکھیں: عون المعبود حدیث نمبر (4205) کی شرح۔

5 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کا سدل کیا کرتے تھے، اور مشرک اپنے سروں کی مانگ نکالا کرتے تھے، اور اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کا سدل کیا کرتے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند کرتے جب تک کہ اس میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا، اور پھر بعد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بالوں کی مانگ نکالنا شروع کر دی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3365) صحیح مسلم حدیث نمبر (2336)۔

حدیث میں وارد الفاظ کے معانی:

" السدل " بال پیشانی پر لٹکانا۔

الفرق: سر کے درمیان سے بالوں کو ایک دوسرے علیحدہ یعنی دائیں بائیں کرنا۔

علماء کرام نے اس حدیث پر بحث و تمحیث کی جس کا خلاصہ امام نووی کے درج ذیل قول میں ہے:

" حاصل یہ ہوا کہ: صحیح اور مختار یہ ہے کہ سدل اور فرق دونوں جائز ہیں، لیکن فرق یعنی مانگ نکالنا افضل ہے "

دیکھیں: شرح مسلم نووی (15 / 90)۔

6 - اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع کیا تو آپ نے اپنے سر کے بالوں کی تلبد کی ہوئی تھی۔

اور تلبد یہ ہے کہ: بالوں کو کوئی جوڑنے والی (چپکانے والی) چیز لگا کر ایک دوسرے کے ساتھ چپکا دیا جائے، تا کہ بال اکٹھے رہیں اور گندے ہونے سے بچے رہیں اور انہیں دھونے کی ضرورت پیش نہ آئے، اس لیے کہ یہ احرام والے شخص کے لیے آسان ہے، خاص کر پہلے دور میں تو سفر وغیرہ کی صعوبتوں کی بنا پر احرام والے شخص کو پانی کی قلت اور گرد و غبار کا بہت زیادہ سامنا کرنا پڑتا تھا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بال تلبید کیے ہوئے تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5570) صحیح مسلم حدیث نمبر (1184).

الاهلال: اونچی آواز سے تلبیہ کہنے کو کہتے ہیں.

7 - اور بعض اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کی کئی ایک چٹیا بنا لیا کرتے تھے، خاص کر سفر میں تا کہ گرد و غبار سے محفوظ رہ سکیں.

ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے سر کے بالوں کی چار چٹیا کی ہوئی تھیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1781) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (4191) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3631).

اور ابن ماجہ میں تعنی: الضفائر کے لفظ ہیں. اور اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (10 / 360) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور بالوں کی حرام اشکال کئی ایک امور میں جمع ہیں، جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

1 - القزع:

یعنی سر کے کچھ بال مونڈنا اور کچھ رہنے دینا.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے القزع یعنی سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ ترک کرنے سے منع فرمایا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5466) صحیح مسلم حدیث نمبر (3959).

حدیث کے ایک راوی نے القزع کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ: بچے کے سر کے کچھ بال مونڈ دینا اور کچھ نہ مونڈنا.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سر کے کچھ بال مونڈنا اور کچھ رہنے دینے کے کئی مرتبے ہیں:

سب سے شدید یہ ہے کہ سر کا درمیان والا حصہ مونڈ دیا جائے اور اطراف کو نہ مونڈا جائے، جیسا کہ عیسائی پادری کرتے ہیں۔

اور اس سے ملحق یہ قسم بھی ہے کہ سر کی اطراف اور جانب سے بال مونڈ دیے جائیں اور درمیان کا حصہ رہنے دیا جائے، جیسا کہ بہت سارے بے وقوف اور اخلاق سے گرے ہوئے گندے لوگ کرتے ہیں۔

اور اس سے ملحق یہ بھی ہے کہ سر کا اگلا حصہ مونڈ دیا جائے اور پچھلا حصہ رہنے دیا جائے۔

یہ تینوں صورتیں القزع میں شامل ہوتی ہیں جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور بعض ایک دوسرے سے زیادہ قبیح ہیں "

دیکھیں: احکام اہل الذمۃ (3 / 1294)۔

2 - کفار یا فاسق قسم کے لوگوں سے مشابہت اختیار کرنا۔

اس کی بہت ساری اشکال ہیں، کچھ تو القزع میں داخل ہوتی ہیں مثلاً میرین کٹ اس طرح بال بنوانے جائز نہیں اس کے دو سبب ہیں، ایک تو یہ القزع میں شامل ہوتا ہے، اور دوسرا کفار سے مشابہت ہوتی ہے، اور بعض شکلیں ایسی ہیں جس میں القزع تو نہیں لیکن اس میں کفار سے مشابہت ضرور ہوتی ہے، اور یہ کفار کے ساتھ مخصوص ہیں، مثلاً کچھ بال کھڑے رکھنے، اور باقی کو لٹکا دینا یا اس طرح کی اور اشکال۔

چنانچہ جو بال کٹوانے کی اشکال کفار یا فاسق قسم کے افراد کے ساتھ مخصوص ہیں مسلمان شخص کے لیے اس طرح کے بال کٹوانے جائز نہیں، کیونکہ اس میں مشابہت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (4031) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (10 / 171) میں اور شیخ الاسلام نے اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ (82) میں اس حدیث کی سند کو جید قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس حدیث کی کم از کم حالت یہ ہے کہ کفار سے مشابہت کی بنا پر تحریم کا تقاضا کرتی ہے، اگرچہ اس حدیث کا ظاہر کفار سے مشابہت اختیار کرنے والے کے کفر کا مقتضی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان

میں ہے:

اور جو کوئی بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی لگائیگا تو وہ انہی میں سے ہے .

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (83).

اخلاق سے گڑے ہوئے غلط قسم کے لوگوں سے مشابہت:

یہ وہ اشکال ہیں جو بعض بے وقوف اور سافل قسم کے لوگ اختیار کرتے ہیں، اور ہو سکتا ہے یہ بھی مندرجہ بالا مذکورہ اقسام میں داخل ہوں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (14051) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .